JOURNAL OF RESEARCH (URDU)

ISSN (Print): 1726-9067, ISSN (Online):1816-3424
Volume No. 41, Issue No.01

TITLE OF THE PAPER

گوجری لوک ادب کا تہذیبی مطالعہ

AUTHOR(S)

* **Shamaila Jabeen**
MS Urdu Research Scholar, Department of Urdu
International Islamic University, Islamabad.
** Dr. Humaira Ishfaq
Associate Professor, Department of Urdu
International Islamic University, Islamabad.

CONTACT

* shamailajabeen23@gmail.com
** humaira.ishfaq@iiu.edu.pk

HISTORY OF THE PAPER

Received on: April 17, 2025
Accepted on: June 30, 2025
Published on: June 30, 2025

DETAIL(S)

Volume No. 41, Issue No. 01, Page No: 66-83
Publisher:
Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University
Multan (Pakistan)-60800

LICENSE

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

COPYRIGHT

©The author(s) 2025. ©Journal of Research (Urdu) 2025.
This publication is an open access article.

JOURNAL'S PROFILE

Journal of Research (Urdu) is a bi-annual "Y" category journal approved by Higher Education Commission of Pakistan.
It started in 2001 from Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan). At that time, it was owned by the Faculty of Languages & Islamic Studies. Later in 2008, Higher Education Commission of Pakistan recognized it as a research journal of Urdu in Category "Z". Since then, it is owned by the Department of Urdu, BZU, Multan. In 2014, it was upgraded and accepted for Category "Y".

CONTACT

Dr. Muhammad Asif
Editor, Journal of Research
Department of Urdu, BZU Multan-60800

MOBILE:
+92 333 6062921

WEBSITE:
https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

EMAIL:
jorurdu@bzu.edu.pk
muhammadasif12@bzu.edu.pk

ADDRESS

Office of the Journal of Research (Urdu), Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University, Multan

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 1, June 2025

* شمائلہ جبیں ** ڈاکٹر حمیرا اشفاق

گوجری لوک ادب کا تہذیبی مطالعہ

Cultural and ethnographic study of gujari folk songs

ABSTRACT

"The Gujari language is the mother of Urdu, and its folk songs encompass diverse themes. When a mother puts her child to sleep, she prays for his future; women's songs express their desires for beauty, jewelry, and marriage. Wedding songs in Gujari reflect the community's customs and traditions, such as the ceremony of draping the groom's attire, cooperation from relatives, the ritual of filling water, welcoming the groom's procession, farewell, dowry, and advice on responsibilities in the in-laws' home. Gujari songs deeply express emotions like separation, migration, longing for a loved one, and a bride's attachment to her parental home. Birds and animals, such as crows, koels, quails, pigeons, goats, buffalo, and horses, highlight the connection with nature and the intensity of the seasons. Songs sung while working in fields are part of the cultural heritage. Stories of love and separation are also an essential part of these songs, such as 'Gujriye', which advises against stubbornness; 'Sipahia', which describes the longing for a loved one; 'Sajtata aur Lomriye', which reminisces about a distant loved one; and 'Qainchi', which is based on the story of Darshi and Manishi.

KEYWORDS

Urdu, Gujari, Marriage, Jewelry, Palanquin, Bride's Departure, Mehndi, Harvest work bee, Brother, Daughter, Goat, Crow

اردو اور گوجری زبان کا قدیم لسانی رشتہ تدیخ سے واضح ہے۔ مولوی عبدالحق اپنی کتاب قدیم اردو میں گجری یا گجراتی زبان کے حوالے سے گوجری اردو کا تعلق واضح کیا ہے۔ نجیب اشرف ندوی لغات گجری کے مقدمے میں ہندوستان کی مشترک زبان "اردو" کے ماضی کا ذکر کرتے گجری کا ذکر کرتے ہیں کہ یہ نصاب نامہ میں شامل رہی ہے محمود شیرانی مرحوم نے ادارہ معارف اسلامیہ کے پہلے سالانہ اجلاس میں ایک سیر حاصل مقالہ بھی پڑھا

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 1, June 2025

تھا جو ادارے کی روئداد کے علاوہ کتابی صورت میں چھپا مزید خلاصہ (1) کلام کچھ یوں ہے۔اردو سے پہلے اس زبان کے بہت سارے نام رہے تاہم یہ ابتدائی شکل میں دہلی اور اس کے اطراف دکن میں ملتی ہے۔گجری اور گرجری کا لفظ گجرات کے مصنفین کے علاوہ عادل شاہی دور کے صوفیا کی تحریکوں میں بارہویں صدی تک ملتا ہے۔یہاں سیاسی حالات کے باعث مقامیت کو فروغ دیا گیا جن میں زبان بھی تھی یوں الم بغاوت بلند کر کے پردیسی حکومت سے نجات حاصل کرنا چاہی۔چوہدری محمد اشرف ایڈوکیٹ ''اردو کی خالق گوجری زبان'' میں لکھتے ہیں کہ ''گوجری کو برصغیر کی قدیم زبان تسلیم کر لینے کے بعد اس حقیقت پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ راجستھانی، میواتی اور میواڑی زبانیں یا لہجے بھی دراصل گوجری ہی کے علاقائی نام یا لہجے ہیں۔'' (2) اگر تاریخ اردو کے بارے میں نظریات کا بغور جائزہ لیا جائے تو اردو زبان گوجری زبان کی جدید شکل کہی جا سکتی ہے۔جو دہلی، دکن، پنجاب جہاں کہیں پرورش پا رہی تھی وہاں آج بھی گجر کثرت سے آباد ہیں۔پروفیسر ڈاکٹر رفیق انجم اپنی کتاب **قلم قافلو** میں گوجری زبان کا پہلا ادبی دور دسویں سے اٹھارویں صدی کا شروع بتاتے ہیں جو کہ نورالدین محمد ست گرو (1094ء) سے ولی دکنی (1720) تک ہے۔جمیل جالبی نے سترھویں صدی تک گوجری کو علمی ادبی زبان بتایا بعد میں دکن میں نئے مراکز بنے۔گوجروں کے زوال کے ساتھ حالات بدل گئے۔۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بغاوت کی وجہ سے اس قوم کی زمینیں چھین لی گئیں، ملازمتوں سے بے دخل ہونے کی وجہ سے ان لوگوں نے پہاڑوں کا رخ کیا۔یہی دور گوجری ادب کے مکمل سکوت اور لوک ادب کی طاقتور افزائش کا دور ہے۔

لوک ادب کا وجود اتنا ہی قدیم ہے جتنا کے انسان کا اپنا وجود۔ادب دو طرح کا ہوتا ہے اول ایسا مخصوص ادب جو کسی ادیب کے نام سے منسوب ہوتا ہے دوم وہ عوامی ادب جو خودرو پودے کی طرح سینہ بہ سینہ افرط و تفریط سے نسلوں میں منتقل ہوتا ہے، منتقلی کے اس عمل میں پے در پے تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ پروفیسر ابن کنول اپنے مقالے ''**لوک ادب اور اس کی روایت**'' میں لکھتے ہیں کہ ''اس کا کوئی ایک مصنف نہیں ہوتا اور ہوتا بھی ہے تو وہ کہیں کھو جاتا ہے کیونکہ اس کا نام پکی سیاہی سے نہیں چھپتا اور پھر ہر طبقہ اسے اپنے رنگ اور انداز میں ڈھال کر پیش کرتا ہے۔'' (3) لوک ادب گم نام، ضابطوں سے آزاد متعدد راویوں کی زبانی سماجی و اخلاقی سبق ہوتا ہے جو قدیم یا جدید کے بجائے محض فطری تسکین کا ذریعہ ہوتا ہے۔ جو لوگ جتنا فطرت کے قریب رہیں وہ اتنا ہی توانا لوک ورثہ رکھتے ہیں۔مثلاً زمیندار، بکروال، پالے[1]* وغیرہ فطرت کے قریب بستے ہیں جس کا لوک ادب میں عکس نظر آتا

ہے۔بقول ڈاکٹر سجاد نعیم ''لوک ادب سارے انسانوں کا ادب ہے۔اس لیے اس میں دوسری قوموں کی روایات کا منتقل ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔''(4)لوک ادب کا دائرہ خاصا وسیع ہے جن میں گیت، قصے کہانیاں،نلک ،شاعری،حکایات ، کہاوتیں ،لوریاں، محاورات،ضرب الامثال، پہلیاں،روایتی عقائد،رسوم و رواج،توہمات،نوحہ خوانی اور بین ہیں۔لوک ادب کے موضوعات آفاقی نوعیت کی سچائیوں،لوگوں کی روزمرہ زندگی کے معاملات اوراعمال سے متاثر ہوتے ہیں۔

لوک ادب کسی بھی زبان میں ہو اپنی کوکھ میں لوک دانش سمیٹے ہوتا ہے،کسی زبان کے لوک ادب میں پوشیدہ وراثت تک رسائی زبان دانی کے بنا ممکن نہیں البتہ ترجمہ کے ذریعے بہتر تفہیم ہو سکتی ہے۔گوجری لوک ادب میں ایک صنف لوک گیت ہیں جن کی معروف اقسام میں لوری، نوحہ خوانی، عوامی نظم، بچے کی پیدائش کے گیت، چھٹی چلے کے گیت، ملاحوں کے گیت، شادی کے گیت، فراق کے گیت، موسمی گیت، بدہ ماسہ، جنگ کے گیت، امن کا گیت، صوتی موسیقی ہیں۔گوجری زبان لوک گیتوں کا وسیع خزانہ اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ان لوک گیتوں کے کیا موضوعات ہیں ؟ان میں گجر تہذیب و ثقافت کا عکس کس حد تک عیاں ہے؟ جاننے کے لئے لوک گیتوں کا مطالعہ ضروری ہے تاکہ لوک گیتوں میں پوشیدہ لوک دانش تک رسائی ممکن ہو۔مقالے میں گوجری لوک گیتوں کا موضوعاتی و تجزیاتی مطالعہ کیا جائے گا۔اس مقصد کے لئے مقالہ نگار نے مطالعے کے بعد ترجمہ کا سہارا لیا ہے تاکہ مفہوم ہر قاری پر واضح ہو سکے۔

1۔لوری(Lullaby/Cradle Song):

ماں کی گود پہلی درس گاہ ہے ۔ماں اپنے بچے کی تربیت ہلکی آواز میں لوری گا کر کرتی ہے ۔بچے کی پیدائش پر ماں کے علاوہ خالہ ، پھوپھی، چچی، نانی ،دادی کی طرف سے بھی پر مسرت کی لوریاں پیش کی جاتی ہیں جن میں نومولود کو احساس دلایا جاتا ہے کہ اس کی پیدائش پر عزیز رشتہ داروں کے ساتھ ساتھ تمام کائنات چرند پرند، پھول بوٹے خوشی سے چہک رہے ہیں۔لوری ماں کی بچے سے براہ راست گفتگو ہے ۔وہ اولاد کے ذہن میں مستقبل کے خوابوں کا نقشہ بہادری کا درس، تاریخ کے مثالی کرداروں سے آگاہی، بلند مقام کی لگن، حسن سلوک، سماجی برتاؤ کے ڈھنگ لوریوں کے ذریعے بُنتی ہے۔رشتہ داروں کا پیدائش پر مسرت کا اظہار تحفے تحائف دینا، پنگھوڑا باندھنا ،ڈرا کر سلانا غرض نونہال کی حیات سے متعلق ہر موضوع لوری میں شامل ہوتا ہے گوجری لوک ادب میں ''لوری'' یا''امڑی کے

گیت ''انہی خطوط پر استوار ہیں۔ جسے

ترجمہ

سادھو بیٹا آئے گا۔
امیر ٹاکی لگوائے (پہنائے) گا۔
لکڑوں سے جھولا باندھیں گے۔
سادھو (پور گندا) کو کھیلائیں گے۔ (5)

ماں مشکل برداشت کر کے اولاد کو سکون مہیا کرتی ہے۔اس کے صدقے واری جانے کے لئے خوبصورتی کے لئے چاند سی چمک کی تشبیہ اور آنکھ کے نور کا استعارہ استعمال کرتی ہے۔ دُلا بھٹی اور عائشہ گجری کی بہادری کے قصے سناتی ہے تو کالے ڈاکو، گبر کا خوف دلا کر سلاتی ہے۔پرورش کے دوران دودھ کی لاج رکھنے کا سبق لوریوں کے ذریعے واضح کرتی ہے۔

سو جاؤ آنکھوں کے نور۔
میرے مان پورے ہوئے رے۔
سو جا سو جا سو جاؤ رے۔
ماں کے دودھ کی لاج رکھو گے۔ (6)

چودھری عبدالرحیم اس متعلق بتاتے ہیں۔

> ماؤں نے جب اپنے بچوں سے کوئی بات منوانی ہوتی ہے تو کہتی ہیں کہ کرتی ہیں اگر یہ کام نہ کیا تو دودھ نہیں بخشوں گئی۔ زیادہ تر کہیں باہر کسی نوکری وغیرہ پر بھیجتے وقت عزت کا سبق دینے کے واسطے خاندان کی یا ماں کے دودھ کی لاج رکھنے کی پٹی پڑھائی جاتی ہے۔(7)

گوجری ادب کی لوری میں ممتا کی محبت کے فطری ضابطے کی عملی صورت نظر آتی ہے۔ جہاں عزت، مقام، بلند مرتبے کی خواہش، دعا کے عناصر موجود ہیں۔

2۔ بناؤ سنگھار کے لوک گیت (Folk Songs of Adornment):

بناؤ سنگھار عورت کا بنیادی حق تصور ہوتا ہے اس لئے مشرق میں موضوع پر وسیع لوک ادب

سامنے آتا ہے۔ گوجری لوک گیتوں میں ہار سنگھار بطور موضوع نمایاں ہے۔جوان لڑکیاں پرکشش نظر آنے کی خواہش میں سرما، پرانڈا، رومال وغیرہ خریدتی ہیں۔ مسلم معاشرت کی وجہ سے مکہ مدینہ سے لائے گئے سرمے کو تبرک تصور کیا جاتا ہے۔ جیسے

سُرما عرب شریف (مراد مکہ مدینہ) سے آیا۔
لاڈلی ممانی نے بھیجا۔
مجھے خود اُٹھانے دو
مجھے سُرما لگانے دو (8)

مہندی، تیل، دنداسہ، کاجل، چوڑیاں وغیرہ کا خواتین کے سنگھار میں الگ ثقافتی مقام ہے۔ گوجری گیتوں میں عید، شادی بیاہ دیگر تہواروں پر مہندی کے رنگ سے متعلق مختلف توہمات معاشرت کا حصہ ہیں ان کی عکس گیتوں میں ملتا ہے۔ مشرق میں خواتین کے لئے سولہ سنگھار کی ترکیب مشہور ہیں جن میں آرائش کی مختلف اشیاء شامل ہیں۔ جن میں زیورات مال و دولت کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ خواتین سرتاپاؤں مختلف زیورات زیب تن کرتی ہیں۔ ہر زیور علاقائی یا قبائلی نسبت سے ثقافتی اہمیت کا حامل ہے۔ گجر قبائل کے ثقافتی زیورات میں "موردا، لونگ، دلڑو، سیری، بالی، مرکی، گانی، ہیل، تنگڑی، جھانجر، گوچھا، چھلاَ، گھنگرو، کنگن، بنگ، نتھ، کوکا، لونگ" وغیرہ مشہور ہیں۔ جو حیثیت اور پسند کے مطابق سونے، چاندی، پیتھل، موتیوں سے بنتے ہیں۔ گیتوں میں ان زیورات کا ذکر مختلف انداز میں ملتا ہے۔ جیسے "میر ودَیو" میں خاتون طرح طرح کے زیورات بنوانے کا ارادہ ظاہر کرتی ہے۔

گوجری لوک گیتوں میں بنجارے گاؤں گاؤں پھر کر آرائشی زیورات فروخت کرتے ہیں اس ثقافت کی عکاسی ملتی ہے۔ کلائی میں کنگن کی موجودگی شادی شدہ عورت کی نشانی تصور ہوتی ہے اس لئے نوجوان لڑکیاں گیتوں میں اپنے محبوب سے کنگن پہنانے اور شادی کا مخصوص جوڑا لانے کی خواہش کا اظہار کرتی ہیں۔

ترجمہ
مجھ سوئی ہوئی کو مت جگانا۔
اے دلربا امید نہ دِلانا۔
میرے کنگن بنوا لینا۔
بخارا شلوار سلوادے۔ (9)

گوجری زبان بولنے والوں میں ایک بڑی پہاڑی علاقوں میں آباد ہے۔جنگلوں، بیابانوں میں بسنے والوں کا سُر سے لگاؤ فطری ہے بنجلی (بانسری کی طرح راگ) کا رواج عام ہے۔گیتوں میں ہار سنگھار کے ساتھ بنجلی کی آرائش کا ذکر ملتا ہے۔

ترجمہ

پھومن والی بنجلی، مچھلی والا ہار۔
اماں نے بھیجی بنجلی، بابل نے بھیجا ہار۔(10)

3۔شادی کے گیت(Song of Marriage):

شادی بیاہ کے موقع پر پیار محبت، مختلف علاقائی رسوم ورواج کے گیت گائے جاتے ہیں مثلاً مہندی ،ماہیوں، سہرے کے گیت۔گوجری زبان بولنے والی خواتین لوک گیت گا کر جذبات کا اظہار کرتی ہیں۔جن میں کئی طرح کے رسم ورواج کی عکاسی ملتی ہے جیسے شادی کے موقع پر درزی بیٹھانے کی رسم،اس دوران عزیز رشتہ داروں کی جانب سے خوشی منانا،تحائف دینا،شادی کی تیاریاں، مٹھائی بانٹنا،دادی نانی کا بلائیں لینا،مٹی لانا،کپڑے کو قینچی لگانا،دوستی لانا،درہم بہن کا گانا باندھنا،گھڑولی بھرنا، منہ دیکھائی،بوئے پگڑانی کی رسم،دولھا،دولہن کو کھارے بیٹھانا کھارے تدکی مد میں رقم یا تحائف لینا ،یہی گوجری لوک گیتوں کے عام موضوع ہیں۔گوجری لوک گیتوں میں پنی بھرنے مراد گھڑولی کی رسم کا ذکر ملتا ہے۔

ترجمہ

دُلھن سوئی ہو تو جاگو دروازے پہ سہیلی آئی ہے۔
صبح ہوئی(تو) سہیلی پانی بھرنے چلی ہے۔(11)

کھارے تدکی رسم میں دولہن فرمائش کرتی ہے کہ بھائی یافلاں عزیز سے کھارے تد میں مویشی چاہیےاس موقع پر ہم جولی لڑکیاں اس کا ساتھ دیتی ہیں۔

ترجمہ

کم عمر لڑکی آج کھارے بیٹھی،بھائی سے مانگے کھار کی بچھڑی۔
کم عمر لڑکی آج کھارے پہنچی،بھائی سے مانگ ڈبی بکری۔(12)

شادی کے موقع پر گائے جانے والے لوک گیت قلبی جذبات کا اظہار ہوتے ہیں۔بدات و ڈولی کا خوب

استقبال کیا جاتا ہے۔ گوجر قبائل میں بدات کے استقبال سے متعلق کئی رسمیں بھی ہیں جن میں راستہ روکنے اور بگھڑر اٹھانے ☆2 کی رسم بھی ہے ۔۔پہاڑی علاقوں میں بدات کے استقبال کے لئے خواتین گھر سے ملحقہ کھلی جگہ نکل کر بدات کے لئے خوشی کے گیت گاتی ہیں۔اس متعلق 95سالہ دیہی بزرگ عبدالرحیم بتاتے ہیں" جب دُلھا آتا ہے تو عورتیں جمع ہو جاتی تھیں، دلھا کو صحن سے گزرنا پڑتا ہے باقی بداتی گھر کے پیچھے سے گزر کر اطراف سے اندر داخل ہوتے ہیں، اس موقع پر رنگ برنگ پھول پھینکے جاتے ہیں اور گیت گا کر خوشی مناتے ہیں۔"(13) گیتوں کے موضوعات دُلھا، دُلھن کی خوشیوں سے جوڑے ہوتے ہیں۔شادی کی رسموں میں دُلھے کے عزیزواقارب کا نام لیکر گیت گائے جاتے ہیں۔لوک گیتوں میں تلقین کا پہلو نمایاں ہے۔

ترجمہ

آتے ڈُلھے تیری کیسی ہے چال۔
خوبصورت تیری پگڑی ہاتھ میں سرخ رومال۔
دُلہے گھوڑی باگیں باگیں (لگام مضبوطی سے تھام کر) موڑ۔
لمبی تیری سوچ، بہت سارے باراتی۔(14)

لوک گیتوں میں مائیں اور دیگر بزرگ خواتین رخصتی کے وقت بیٹوں کو سسرال سے متعلق نصیحت بھی کرتی ہیں۔

ترجمہ

سسر جی کا خیال رکھنا لڑکی۔
اس کے غموں میں شرک رہنا۔(15)

ڈولی کے گیتوں میں ماں کی طرف سے نصیحت اور دلھن کی جانب سے رخصتی کے وقت ڈولی میں بیٹھائے جانے، ڈولی اٹھانے، ہمراہ جانے، دعائیں، سانجھی خوشی غم کے موضوعات مشاہدہ ہوتے ہیں۔سہاگ کے گوجری لوک گیتوں میں سسرال میں زندگی گزارنے، شوہر کے عزیزواقارب کے ساتھ اخلاق سے پیش آنے کے علاوہ میکے کی یاد کے عناصر نظر آتے ہیں۔

4۔رشتہ داروں کے لوک گیت (Folk Songs of Kith $ Kin)

خواتین کے لوک گیتوں میں قریبی رشتے داروں بابل، اماں، بھائی، بھابھی، تایا، تائی، ماموں، ممانی، سہلیوں

کے لئے گیت موجود ہیں۔ان لوک گیتوں میں اس دور کی عورت کے جذبات کی عکاسی ملتی ہے جب بیٹی دور کہیں بیاہ دی جاتی تھی،رابطے محدود تھے۔بیٹی سالوں ملاقات کے لئے میکے والے عزیز رشتہ داروں کی منتظر رہتی تھی۔ہجر کے اس دور میں گھریلو ذمہ درایاں نبھاتے ہوئے وہ تخیلی طور پر والدین،بہن بھائیوں سے ملاقات کے بدے میں سوچتی تھی ۔وہ فکر گیتوں میں ظاہر ہوتی ہے۔مشہور گوجری لوک گیتوں میں "بابل نے پردیس دتی"،"حقہ بھابی کی نشانی"، "کنجی"، "دل کاداغ" جسے گیت میکے والوں سے محبت کااظہار ہیں۔

ترجمہ

بھائی جی کے دروازے کے سامنے اخروٹوں کا باغ ہے۔

تیری جدائیوں کاداغ دل میں ہے۔

ہائے میں کہاں جاؤں۔

ماموں جی کے دروازے کے سامنے ناشپاتیوں کا باغ ہے۔(16)

ہر معاشرہ کچھ پابندیوں میں جکڑا ہوتا ہے۔یہ پابندیاں زیادہ تر روایتی ہوتی ہیں ان کا اخلاقیات،مذہب سے کوئی براہ راست تعلق نہیں ہوتا۔مشرق میں روایتی ساس،بہو کے رشتوں میں کئی اک پابندیاں ایسی ہیں جن سے چھٹکارے کے لئے بہو ہمیشہ جتن کرتی ہے۔گھٹن زدہ ماحول میں سانس لینا مشکل ہے۔ہر فرد بہتر،پابندیوں سے آزاد زندگی کی خواہش کرتا ہے۔"چوُری" جیسے گیت رد عمل کااظہار کرتے ہیں۔

ترجمہ

بہنوں میری ساس تالا لگا کر شہر گئی۔

میں نے پتھر مارا اور تالا توڑ لیا۔

جب کٹورا دیکھا،کٹورا آٹے سے بھرا تھا بہنو۔

جب گھڑا دیکھا،گھڑا شکر کا بہنو۔

جب مٹکی دیکھی، مٹکی میں مکھن بہنو۔

میں نے معمولی لیا اور چوُری بنانے لگی۔(17)

گیت میں کھانے پینے کی اشیاء والی الماری کو تالا لگایا گیا ہے لیکن تالا توڑنا اپنے بنیادی حق کے لئے بغاوت کرنے والی خاتون کو ظاہر کرتا ہے۔گیت دیہی بہو کی آب بیتی ہے کیسے اسے من پسند کھانا کھانے کے لئے کئی نظروں

سے بچناپڑتا ہے۔ساس عموماً گھر کی مالکن خیال کی جاتی ہے اس لئے وہ گھر کا تمام تر انتظام اپنے ہاتھ میں رکھتی ہے ۔بہو ساس سے ڈرتی ہے اسی لئے چھپتی ہے لیکن بھوک کے سامنے سب ہیچ ہے۔

5۔حیوانات کے لوک گیت (Animal Folk Songs)

گوجری لوک گیتوں میں کئی حیوانات بطور موضوع معروف ہیں۔پرندوں میں کاگ کے ساتھ کئی اساطیری حوالے جڑے ہوئے ہیں کوا چالاک پرندہ شمار ہوتا ہے۔لوک گیتوں میں پیغام رسانی کے لئے کوّے کو مخاطب کرنا عام سی بات ہے۔سکینہ بیگم اور نور فاطمہ بتاتی ہیں ''کوّے کے بدلے لوگ شرک کرتے ہیں اگر دائیں بولا تو ایسا ہو جائے گا بائیں بولا تو ویسا ہو جائے گا اگر سویرے اٹھتے کوا بوُلے تو کہیں گے آج خیر نہیں جواب میں کہیں گے خیر کا گا خیر کا گا ،کوے کو اڑا دیتے ہیں۔''[48] کوا''شاطر''مزاج پرندہ سمت متعین کروانے والا راہنما خیال ہوتا ہے۔

کالا کوا تیزی سے اوپر اُڑ گیا۔
میرا تیرا بیٹا جوان ہو گیا۔(18)

''کونج''محبت و وفا کا علامتی پرندہ ہے جو زیادہ تر پانیوں کے قریب قدرے پتلے علاقے میں بسیرا کرتا ہے۔وکی پیڈیا کی معلومات کے مطابق:

> کونج ایک خوبصورت اور شرمیلا پرندہ ہے ہجرت کے دوران یہ ایک جنڈ ہو کر مسافت طے کرتے ہیں اور ایک قطار میں سفر کرتی ہیں جس کو ڈار کہا جاتا ہے اگر کوئی کونج ڈار سے بچھڑ جاتی ہے تو بین کرتی ہے اور آخر کار مر جاتی ہے جب کونج ڈار سے الگ ہوتی ہے تو اس کا مرنا طے ہو جاتا ہے کونج کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی یاداشت کمزور ہوتی ہے بعض اوقات اپنے بچوں کو بھول جاتا ہے۔(19)

گوجر قبائل میں کونج کو وفا کی علامت سمجھا جاتا ہے۔اگر ایک کونج مر جائے تو دوسری دوبارہ اپنا نیا جوڑا نہیں بناتی۔طوطا جوڑے کی صورت رہنے والا پرندہ ہے۔گیت میں طوطے اور کونج کی مثال لی گئی ہے۔جیسے طوطے کی جوڑی ٹوٹنا، کونج سے کونج کا جدا ہونا دل دکھا دینے والا واقعہ ہے۔

ترجمہ
کُونجوں سے کونجیں بچھڑیں۔
اڑنے والے طوطے بچھڑے۔

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 1, June 2025

باپ سے بیٹیاں بچھڑیں۔
جن کے بُرے نصیب لکھے گئے۔(20)

کوئل بکروال پیشہ گجروں کی طرح خانہ بدوش پرندہ ہے جو برصغیر میں زیادہ ترسیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔کوئل اپنی سریلی آواز کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے۔کہا جاتا ہے نر کوئل مادہ کوئل کو رِجانے کے لئے کُو کُو بولتی ہے۔بزرگوں کے مطابق ''نر کوئل کی آواز سریلی اور بلند ہوتی ہے جبکہ مادہ کوئل کی آواز قدرے ہلکی ہوتی ہے'' گوجری لوک گیتوں میں کوئل بطور استعارہ استعمال کی جاتی ہے۔جس میں مکالماتی انداز میں کوئل کو تنبیہ کی جاتی ہے۔

بیٹھ کے دکھ تلاش کرنا، بیری سے پھندا لگائیں گے۔
اُڑ جا پر کھول لے، بھولی کوئل کُو کُو نہ بول۔(21)

دنیا میں کبوتروں کی کئی نسلیں ہیں جن میں سے ایک قاصد کبوتر ہے جو لمبی اڑان کے لئے مشہور ہے۔قاصد کبوتر آج کل بازی گیری کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔قدیم وقتوں میں پیغام رسانی کے لئے کبوتر کا سہارا لیا جاتا تھا۔گوجری لوک گیتوں میں کبوتر کو پیغام رسانی کی خاصیت کی وجہ سے اہمیت حاصل ہے۔ماضی میں جب جدید سہولیات موجود نہیں تھیں۔خواتین کبوتر کے ذریعے پیغام رسانی کے تصور کو سامنے رکھتے قاصد پر امید رکھتی ہیں کہ وہ ان کا غم کم کرنے کے لئے پیغام رسانی کا کام کرے گا۔

ترجمہ
چل اڑ کبوتر بھر لمبی اڑان رے۔
میرے بھیا کو جا کر بتانا، میری کہانی ساری رے۔(22)

حیوانات میں بکری جو کہ بکروال پیشہ گجروں کے روزگار کا ذریعہ ہے اس سے متعلق موضوعات گوجری لوک گیتوں میں نظر آتے ہیں۔جس میں بکری کی تعریف، اس کی خوراک کے لئے خاص انتظام کے متعلق گیت شامل ہیں۔اسی طرح اچھی بھینس جو کہ پیشے کے اعتبار سے بُنیارے گجروں کے علاوہ عام زمیندار کے لئے بھی اہمیت کی حامل ہے۔شوقیہ جانور کا حسن مد نظر رکھا جاتا ہے بھینسوں سے متعلق لوک گیتوں میں بھینس کی تعریف کے لئے مختلف استعاروں کا سہارا لیا جاتا ہے۔

ترجمہ
بھینس بھینس تو کوئی کہیے۔

دیکھیں اب حور پریاں۔
جن کے سینگ عمدہ کنڈل۔
دانت چنبلی کی کلیاں(23)

گھوڑا گجروں کا پسندیدہ جانور ہوتا ہے ۔موسمی ہجرت کے عادی گجر بکروالوں کے لئے گھوڑا مال برداری کا ذریعہ ہے ۔گھوڑا ان کا سفری ساتھی ہے اس لئے گھوڑے کے متعلق لوک گیت کہے جاتے ہیں ۔کئی زمیندار گجر شوقیہ گھوڑے پالتے ہیں ۔گھوڑا طاقتور جانور ہے جو پہاڑی علاقوں میں جہاں جدید سفری سہولیات سے استفادہ ممکن نہیں وہاں تک رسائی ممکن کرتا ہے ۔گھوڑے کو مختلف حوالوں سے موضوع بنایا جاتا ہے ۔

ترجمہ
نیلا گھوڑا اور ڈھول (نشست) تلے دارنی مائے۔
بیٹا ہنسے تو تھانیدار لگتا ہے نی مائے۔
والد ہنسے تو صوبیدار لگتا ہے نی مائے۔
بیلا گھوڑا کاٹھی تللے دارنی مائے ۔(24)

موسمی لوک گیت(Seasonal Lok Song):

گوجری لوک گیتوں میں موسم کا منفرد مقام ہے۔موسم کے مطابق روزمرہ کے معاملات چلتے ہیں۔موسم دیکھ کر فصلوں کی کاشت ہوتی ہے۔موسمی ہجرت کا انحصار بدلتے موسموں پر ہے اسی طرح شادی بیاہ کا بلواسطہ تعلق موسموں کی تبدیلی پر منحصر ہے۔بدلتے موسموں کے ساتھ ساتھ گوجری لوک ادب میں بدہ ماسہ باقاعدہ صنف کے طور پر موجودہ ہیں۔جسے

ترجمہ
آ تے بساکھ تیری کیا نشانی ہے۔
ٹھنڈے ٹھنڈے پانی والے سرسبز میدان۔
بساکھ جلدی آنا۔
جلدی جلدی آنا میری اماں کے بساکھا۔(25)

موسمی تبدیلی کے ساتھ رہن سہن منسلک ہے۔جب ساون کا مہینا آتا ہے پہاڑی علاقوں میں ندی نالوں میں

طغیانی آجاتی ہے جس کے لئے احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ایسے ہی چراگاہ میں پانی کی وجہ سے جانور خوراک کے مسائل سے دو چار ہوتے ہیں۔لوک گیتوں میں اس قسم کے موضوعات کے ساتھ ساتھ خیر کی دعا کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔

ترجمہ

ساون شروع ہوتے ہی بارشیں شروع گئیں۔

نالوں تلوں میں پانی پڑ گیا۔

قدرت والے اللہ خیر کرنا۔

میرے اللہ جی خیر کرنا۔(26)

فصل کی کٹائی کے موقع پر لمبے الاپ کے ساتھ جھوک لگا کر اللہ کی حمد وثنا کی جاتی ہے۔اس دوران ایک یا زیادہ لوگ باری باری جھوک لگاتے ہیں اور کٹائی کرنے والے جواب دیتے ہیں یوں کام جلدی تکمیل تک پہنچتا ہے۔

ترجمہ

مل کے کاٹو اللہ ھو شاباش شیر واللہ ھو۔

برکت ہو گئی اللہ ھو سیر ہو کر کھائیں گے اللہ ھو۔(27)

لیتری گوجر ثقافت میں مل جول کر کام کرنے کا طریقہ ہے۔لیتری کے گیت جوش دلانے والے ہوتے ہیں جن میں حمد وثنا کے ساتھ ساتھ موقع محل کے مطابق دیگر جزئیات شامل ہوتی ہیں۔جس میں لیتری کے دوران ماحول کی جھلک پیش کی جاتی ہے۔لیتری لکڑی کاٹ کر لانے ،گھر کی تعمیر میں لادی کے ساتھ ساتھ فصل کی کٹائی کے لئے لگائی جاتی ہے۔

لیتری ہماری میں تُم آنا۔

دندانی،دَرانتی لے کر آنا۔(28)

عوامی نظم (Public Poems):

لوک گیت محبت کے جذبات ،زندگی کے اہم حقائق اور تدریجی شواہد پر مبنی ہوتے ہیں۔انسانی زندگی کے مختلف ادوار ہیں۔انسان بچپن،جوانی ،بڑھاپے سے گزرتا ہے۔گوجری لوک گیتوں میں عشق محبت ،ہجر کے موضوعات بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔لوک گیتوں کے ذریعے عاشق اپنی محبوبہ کو قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ترجمہ

ضد نہ کرائے شوخ گجری۔

تیرا روپ اِک دن ماند پڑ جانا۔

ایک دن بڑھاپے نے آجانا۔

ضد نہ کرائے شوخ گجری۔(29)

جنگ کے گیت(War Song):

سپاہیا لوک ادب میں خواتین کی جانب سے پیار محبت کا اظہار یہ ہے۔جب مرد ملکی حفاظت پر معمور ہو تو اس قسم کے گیت گا کر خواتین جی ہلکا کرتی ہیں۔گوجری لوک ادب میں سپاہیا کو اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ کئی اک شعرا نے سپاہیا کے عنوان سے لکھا۔لوک ادب میں سپاہیا کے متعلق ڈاکٹر رفیق انجم لکھتے ہیں۔

سپاہی کو گیت وی اِسے دور کی پیداوار ہے جس کا بارہ ماں تحقیق کرن آلاں ماں بھانویں اختلاف ہے پر سچی گل سئیہ لگے کہ اس ظلم کا دور ماں جھڑا نوجوان احتجاجی فوجاں ناں شامل ہو جائیں تھا۔اِن وچوں اکثر قتل یا قید ہو جان کی وجہ تیں گھر نہیں مڑ سکیں تھا۔تے اس طرح گھر کا بہن یا بڑھاماں باپ ہمیشاں ''شپاہی'' نا یاد کرتا رہیں تھا۔(30)

سپاہی کا گیت اسی دور کی اختراع ہے جس کے بدے میں تحقیق کرنے والوں کا خیال ہے کہ نوجوان ظلم کے اس دور میں احتجاجیاً فوجوں کے ساتھ شامل ہو جاتے تھے۔ان میں سے بیشتر قتل یا قید ہو جانے کی وجہ سے واپس گھر نہیں آسکتے تھے تو اس طرح گھر میں بہن یا بوڑھے ماں باپ ہمیشہ سپاہی کو یاد کرتے رہتے تھے۔اس تناظر میں سپاہیا کے عنوان سے وسیع ادب زبان عوامی ادب کی صورت میں مشہور ہوا۔سپاہیا کے لوک گیت زیادہ تر بیوی یا منگیتر کی زبان سے کہے گئے ہیں تاہم دیگر رشتوں کی جانب سے گیتوں میں بول ملتے ہیں۔انتظار میں دعائیں مانگی جاتیں،سپاہی کی واپسی پر خوشی کا اظہار ہوتا ہے۔انتظار میں تخیل کی حس زیادہ متحرک رہتی ہے۔جسے ایک گیت میں بیوی شوہر کی منتظر گیت گاتی ہے کہ تمہاری خاطر بیاہ کر آئی تھی لیکن میرے نصیب میں انتظار لکھ دیا گیا ہے۔

ترجمہ

خوبصورت بہار گزر گئی سپاہیا جی۔

سرخ تہہ بند اور گُلا تلے دار۔

کہاں گئی وہ محبت، کہاں گیا وہ پیار۔

وقت مار گیا ہے سپاہیا جی۔(31)

فراق کے لوک گیت (Farewell Folk Songs):

پردیسوں کی یاد میں کئی لوک گیت معروف ہیں۔ گوجر قوم میں پیشے، غدر، قحط سالی اور دیگر وجوہات کی وجہ سے ہجرت، اپنوں سے جدائی کا پہلو نمایاں رہا ہے یہی وجہ ہے کہ گوجری لوک گیتوں میں اس کی جھلک نمایاں ہے۔ جب عاشق کی فطرت میں بے تابی گھر کر جاتی ہے وہ کسی بھی صورت محبوب سے ملنا چاہتا ہے۔ جیسے گیت ''دلبر''

ترجمہ

جلدی آنا دلبر دیر کیوں لگائی۔

ہم پردیسیوں کی ذات بہت گھبرائی۔

دلبر جلدی لوٹ آنا۔

دلبر جلدی آنا آرام کھو گیا ہے۔(32)

ڈھولا، ماہیا کی طرح قینچی خالص گوجری ادب کی صنف ہے جو ابتداء میں لوک ادب کا حصہ رہی بعد ازاں گوجری شاعری میں معروف صنف بن کر ابھری۔ قینچی ہجر کے لوک گیتوں میں سے ایک ہے۔ قینچی میں محبوب کو یاد کرتے ہوئے غم کی شدت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ رام پرشاد کھٹانہ نے قینچی کی جو تاریخ بیان کی ہے اس کا مفہوم قدیم طرز پر ہے ''مولا نا بخش نامی گوجر زمیندار کی ایک خوبصورت بیٹی حلیمہ تھی ہر کوئی اس کا رشتہ لینا چاہتا تھا لیکن مولانا بخش نے اپنی بیٹی کا عقد منشی نامی نوجوان سے کر دیا۔ جیسے بعد میں کسی باثر انسان نے جنگل میں مویشی چراتاتے ہوئے قتل کر دیا اور لاش گم کر دی جس پر حلیمہ کو صبر نہ آیا اور وہ بھی درشی کے بن (جنگل) میں چلی گئی۔ منشی کی تلاش میں ہوش وحواس کھو بیٹھی۔ یہ صدیوں پرانا قصہ ہے جو بعد میں گیت کی شکل اختیار کر گیا۔ احسان اللہ طاہر اپنے مقالے ''پاکستانی زبانوں کے لوک گیتوں میں مشترک عناصر'' میں لکھتے ہیں۔ ''یہ عورتوں کا گیت ہے اس گیت میں عورت اپنے محبوب کی جدائی کا رونا روتی ہے۔''(33)

قینچی کا اظہار یہ کہانی کی طرز پر ہوتا ہے۔ اس گیت میں لوک کہانی کے دو کردار درشی اور منشی کو بیان کیا گیا ہے۔ درشی اپنے جنگل میں کھلنے والے پھولوں، چلنے والی ہوا کو محسوس کرتے ہوئے غمگیں ہے۔ درشی کے جنگل میں چھوٹے بڑے درخت، جھاڑیاں، نوکیلے کنکر موجود ہیں۔ پھلدار اخروٹ کے درخت ہیں۔ اس خوشگوار ماحول میں

در شی کو منشی کی نداضی پریشان کیے ہوئے ہے۔در شی کے دل میں منشی کی شدید محبت ہے۔وہ منشی کے دور جانے سے خوف زدہ ہے ۔در شی کو لگتا ہے کچھ غم اپنوں کے بچھڑنے کا ہےاور کچھ منشی سے محبت کی وجہ سے جو دل بے چین ہے۔ غم کی وجہ سے دل ایسے ہی کٹنے لگتا ہے جیسے قینچی سے کاٹ لگنے کی تکلیف ہوتی ہے۔

ترجمہ :

منشی چلا ہے، سینے میں برچھی آن لگی۔
غموں کی قینچی لگے۔
غموں کی قینچی لگے دل میرا منع کرے۔
منشی کی نشانی میرے سینے سے جوڑی ہے۔
غموں کی قینچی لگے۔(34)

در شی منشی کی نداضی سے خوف زدہ ہے۔اس کا پریشان دل منشی سے ملاقات چاہتا ہے۔در شی منشی کے دور جانے پر غم میں ایسے ہی نڈھال ہے جیسے سینے میں برچھی آن لگے۔در شی کا دل منشی سے جڑا ہے اس کے ہاتھ میں منشی کی نشانی انگوٹھی موجود ہے یہی وجہ ہے وہ خواب دیکھتی ہے کہ وہ چرخا کاتے اور منشی بانسری بجائے۔

مجموعی طور گوجری لوک گیتوں کے مطالعے سے گوجر قوم خصوصاً پہاڑی علاقوں میں بسنے والے گجروں کی قدیم تہذیب، تمدن، ثقافت اور مجموعی کلچر کی وضاحت ہوتی ہے۔گجر قوم میں خوشی، غم کے تصورات، باہمی ہمدردی کے جذبات عیاں ہوتے ہیں۔گیتوں میں بیٹی کی تربیت، میکے سے محبت کا پہلو عیاں ہوتا ہے۔پرندوں کا استعارہ استعمال کرتے ہوئے دکھ کا کس خوبصورتی سے دیا جاتا ہے۔جنگوں اور موسمی ہجرت کے نتیجے میں فراقیہ کے گیت سامنے آتے ہیں جو کہ حساس مزاج کی عکاسی کرتے ہیں۔بیٹی کو سسرال میں رکھ رکھاؤ اپنانے اور شوہر کے رشتہ داروں کو عزت دینے کی تلقین خاندانی اقدار کی مضبوطی ظاہر کرتی ہے۔حیوانوں سے پیار انہیں عمدہ خوراک مہیا کرنا حسن سلوک کا اظہار ہے جبکہ ان کے حسن کا متعرف ہونا ذوق کی عکاسی کرتا ہے۔ڈھولا، ماہیا، سپاہیا، قینچی جیسے لوک گیت عشق و محبت جدائی کا جذباتی بیانیہ ہیں۔

حوالہ جات

1۔ نجیب اشرف ندوی، لُغات گجری (بمبئی: انجمن اسلام ریسرچ انسٹی ٹیوٹ)، ص 5تا18۔

2۔ محمد اشرف ایڈووکیٹ، اردو کی خالق گوجری زبان (اسلام آباد: کیپٹل پبلی کیشنز)، ص 75۔

3۔ لوک ادب اور اس کی روایت، http://www.urdulinks.com/urj/?p=3539، بتاریخ ۲۲ جنوری، 2023ء بوقت 1 بجے۔

4۔ سجاد نعیم، چناب کنارے (لاہور: فکشن ہاوس، 2021ء)، ص 69۔

5۔ فیروز بی بی، ملوپتر، مشمولہ لوک گیت، ص 85۔

6۔ رانا فضل حسین فضلؔ، لوری امڑی کو لال، مشمولہ پنام گوجری لوک گیت، ترتیب جاوید راہی (سرینگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، س ن)، ص 18۔

7۔ چودھری عبدالرحیم، شائلہ جبین، ٹیلیفونک گفتگو تراڑ کھل، شام 5 بجے، 5 جولائی 2022ء

8۔ عبدالغنی عارفؔ، سُرموں، مشمولہ پنام گوجری لوک گیت، ترتیب جاوید راہی (سری نگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، سن ندارد)، ص 61۔

9۔ عابدہ بانو، کنگن، مشمولہ لوک گیت گوجری، ص 70۔

10۔ گیت ہنجلی، مشمولہ پنام گوجری لوک گیت، ترتیب جاوید راہی، (سرینگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، س ن)، ص 161۔

11۔ عبدالغنی عارفؔ، پانی بھرتاں، مشمولہ پنام گوجری لوک گیت، ترتیب جاوید راہی (سری نگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، س ن)، ص 38۔

12۔ ایضاً، ص 50۔

13۔ چودھری عبدالرحیم، شائلہ جبین، واہ کینٹ، بتاریخ 12 جنوری 2023ء بوقت 10:12 بجے۔

14۔ عبدالغنی عارفؔ، جنج کو استقبال، مشمولہ پنام گوجری لوک گیت، ترتیب جاوید راہی (سری نگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، س ن)، ص 64۔

15۔ جمیلہ بانو، سُہاگ، مشمولہ چنام گوجری لوک گیت، ترتیب جاوید راہی (سرینگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، س ن)، ص 481۔

16۔ دل کو داغ، مشمولہ چنام گوجری لوک گیت، ترتیب جاوید راہی، (سرینگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، س ن)،، ص 582۔

17۔ فیروز بی بی، چرخو، مشمولہ گوجری لوک گیت، ص 91۔

18۔ جاوید راہی، ترتیب چنام لوک گیت (سرینگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز)، ص 487۔

19۔ کونج، https://ur.wikipedia.org/wiki/%DA%A9%D9%88%D9% 5086%D8%AC، بتاریخ 11 جون 2022ء، بوقت 11:05 بجے۔

20۔ زرینہ نغمی، کُونج، مشمولہ چنام گوجری لوک گیت، ترتیب جاوید راہی، (سرینگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، س ن)، ص 275۔

21۔ عابدہ بانو، کونج، مشمولہ گوجری لوک گیت، جلد 4 (1984-1985ء)، ص 86۔

22۔ لال دین شاکر، چل اڈ کبوتر، گوجری لوک گیت، جلد 8 (1997ء)، ص 68۔

23۔ برکت علی باگڑی، مھیس، مشمولہ چنام گوجری لوک گیت، ترتیب جاوید راہی، (سرینگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، س ن)، ص 578۔

24۔ لال دین شاکر، نیلو گھوڑو، گوجری لوک گیت، جلد 8 (1997اء)، ص 35۔

25۔ رضیہ بیگم، بساکھ، مشمولہ چنام گوجری لوک گیت، ترتیب جاوید راہی، (سرینگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، س ن)، ص 550۔

26۔ محمد شفیع صابر، چڑھتا ساون، مشمولہ گوجری لوک گیت، جلد ۸ (سال 1997ء)، ص 66۔

27۔ رانا فضل حسین فضلؔ، فصل کی کٹائی کا گیت، مشمولہ چنام گوجری لوک گیت، ترتیب جاوید راہی (سرینگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، س ن)، ص 17۔

28۔ کریم اللہ قریشی، لیتری، مشمولہ شنگراں کا گیت، جلد 35 (2013ء)، ص 56۔

29۔ فیروز بی بی، گجریئے، مشمولہ لوک گیت گوجری، جلد ۴ (174-1975ء)، ص 15۔

30۔ رفیق انجم، گوجری ادب کی سنہری تاریخ دسمو حصو (سرینگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز 2007ء)، ص 175۔

31۔ محمد اسرائیل مہجور، سُپایا، مشمولہچنام گوجری لوک گیت، ترتیب جاوید راہی، (سرینگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، س ن)، ص 24۔

32۔ فیروز بی بی، سجناتا ولومڑیئے، مشمولہ لوک گیت گوجری، جلد 4(1984-1985ء)، ص 25۔

33۔ احسان اللہ طاہر، پاکستانی زبانوں کے لوک گیتوں میں مشترک عناصر (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی 2008ء، ص 105۔

34۔ قینچی، مشمولہچنام گوجری لوک گیت، ترتیب جاوید راہی، (سرینگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، س ن)، ص 69، 70۔

حواشی

- زمیندار گجر سے مراد جو دیہی علاقوں میں بسنے والے مستقل رہائشی ہیں جو موسمی ہجرت نہیں کرتے، اگر کرتے بھی ہیں تو مکمل مالکانہ حقوق کے حامل ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ گجر روزگار کے لئے پیشہ وارانہ بھینسں پالتے ہیں اور دودھ، دہی کے کاروبار سے وابستہ ہوتے ہیں بنیارے کہلاتے ہیں۔
- بکروال وہ گجر جو پیشے کے اعتبار سے بکرایاں پالتے ہیں بکریوں کو لیکر خانہ بدوشی کی زندگی گزارتے ہیں۔ تحقیق بتاتی ہے تمام بکروال خانہ بدوش نہیں ہوتے کئی زمیندار ہوتے ہیں لیکن پیشے کی غرض سے مخصوص ڈھوکوں کی طرف ہجرت کرتے ہیں۔
- پالے ایسے لوگ جو پیشے کے اعتبار سے بھیڑیں پالتے ہیں اس میں گجر ہونا شرط نہیں ہے۔ پاکستان بھارت میں گوجری بولنے والے پالے تعداد میں کم ہیں افغانستان کے کچھ علاقوں میں ان کے شوائد ملتے ہیں۔
- بنجلی بانسری کی طرح سُریلا راگ ہے جو عموماً چرواہے اور پہاڑی علاقوں کے نوجوان پسند کرتے ہیں۔
- گھڈرا بڑا پتھر جس کو اٹھانے کے لئے ہتھی بنائی گئی ہوتی ہے بارات کے استقبال کے موقع پر باراتی اور میزبان دونوں خاندانوں کے لوگ یہ وزنی پتھر اٹھا کر طاقت کا اظہار کرتے ہیں۔
- سپاہیا گیتوں کی وہ قسم جو ملکی سرحدوں کی حفاظت پر معمور سپاہیوں کے لئے گائے جائیں۔ لوک ادب میں یہ گیت بیوی یا محبوبہ کی جانب سے سپاہی کے انتظار میں گنگائے جاتے ہیں۔